HABIBIA ISLAMICUS
(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

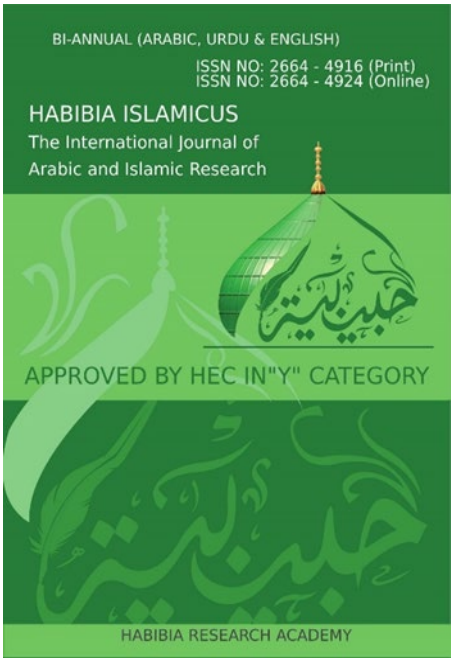

TOPIC:

TEACHINGS OF TORAH QUOTED IN AHADITH A STUDY OF "AL ZUHAD" OF AHMAD BIN HANBAL

کتب احادیث میں تعلیمات توراۃ کا بیان احمد بن حنبل کی "الزہد" کا خصوصی مطالعہ

AUTHORS:

1- *Muhammad Qasim, PhD Scholar UET Lahore, Lecturer International Islamic University Islamabad, Email: hqasimhafeez@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0003-0744-3069*
2- *Prof. Dr. Hafiz Mohammad Israel Farooqi Former Professor, Department of Islamic Studies, UET, Lahore, Email: israeelfarooqi@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-7816-6823*

How to Cite: *Qasim, Muhammad, and Hafiz Mohammad Israel Farooqi. 2021. "URDUD 11 TEACHINGS OF TORAH QUOTED IN AHADITH A STUDY OF 'AL ZUHAD' OF AHMAD BIN HANBAL: کتب احادیث میں تعلیمات توراۃ کا بیان احمد بن حنبل کی "الزہدکا خصوصی مطالعہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (3):161-76. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0503u11.*
URL: *http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/238*
Vol. 5, No.3 || July –September 2021 || P. 161-176
Published online: 2021-09-30

QR. Code

TEACHINGS OF TORAH QUOTED IN AHADITH A STUDY OF "AL ZUHAD" OF AHMAD BIN HANBAL

کتب احادیث میں تعلیمات توراۃ کا بیان احمد بن حنبل کی "الزہد" کا خصوصی مطالعہ

Muhammad Qasim,   Hafiz Mohammad Israel Farooqi,

ABSTRACT:
In books of Ahadith we can find many quotations from Torah. These quotations are very interesting for a student of religious studies. This article is a study of Such Ahadith from the book "Al Zuhad", compiled by Ahmad bin Hanbal.[1] This study throws light on different aspects of Muslim study of other religions. It creates a curiosity to find out the methodology adopted by the Muslims to study the scriptures of other religions.
In this article, after collecting the ahadith from the book, authenticity of those traditions have been discussed in the light of principles of the field. After that it is discussed that either the quoted teachings are present in the contemporary Torah or not and if present, how much similar they are with the teachings quoted in Ahadith. This is a descriptive and analytical study.
By this comparison we will come to know that how Torah was studied in that age and to what extent the method was authentic and reliable which was adopted to convey the findings of Torah's study.
***KEYWORDS**: Ahadith, Torah, Study, Authenticity, Method*

حدیث اسلام کے دو بنیادی مصادر میں شامل ہے حضور ﷺ کی حیات مبارکہ سے ہی آپ کی احادیث کو لکھنے کا کام شروع ہو گیا تھا۔ صحابہ و تابعین نے حدیث کے مجموعے تیار کیے اور پھر جمع و تدوین کے دور میں بڑی کثرت کے ساتھ احادیث کے بنیادی مصادر کو تیار کیا گیا۔ ابتداء میں صرف پیغمبر ﷺ سے متعلقہ باتوں کو بیان کیا جاتا اور لکھا جاتا تھا لیکن بعد میں صحابہ و تابعین کے اقوال و اعمال کو بھی کتابوں کا حصہ بنایا گیا۔ کتب احادیث میں جہاں اسلام کی دی گئی تعلیمات کا بیان ہے وہاں سابقہ شریعتوں کے احکام اور سابقہ قوموں کے واقعات کو بھی مختلف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ احادیث جن میں سابقہ قوموں کے حوالے سے معلومات ملتی ہیں ان میں بہت زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں توراۃ کے حوالے سے کوئی بات بیان ہوئی ہے۔ ایسی روایات میں پیغمبر ﷺ کے ارشادات بھی ہیں اور آپ کے ساتھ ہونے والی گفتگو میں یہودیوں کی بیان کردہ باتیں بھی۔ اسی طرح صحابہ کرام اور تابعین نے بھی سابقہ کتب کی تعلیمات کا تذکرہ کیا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے اس معاملے میں دلچسپی کی بات یہ ہے کہ صحابہ و تابعین کے دیگر مذاہب کی تعلیمات کو جاننے کے طریقہ کار اور مقاصد کو سمجھے اور اسی طرح اس بات کو سمجھنا بھی ضروری ہے کہ صحابہ و تابعین نے ان تعلیمات کو کن مقاصد کے لیے بیان کیا ہے۔ دوسری طرف ایک غیر مسلم یا علم حدیث کی ثقاہت کے حوالے سے تحفظات رکھنے والے محقق کے لیے اس میں دلچسپی کا امر یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات کی تحقیق کرے کہ نبی ﷺ اور صحابہ و تابعین کے توراۃ کے حوالے سے بیان کس حد تک مستند ہیں؟ اور ان کی بیان کردہ باتوں کو کتنے مستند طریقے سے ہم تک پہنچایا گیا ہے؟۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے تو علم حدیث کی رو سے ان روایات کی استنادی حیثیت کی تحقیق کی جائے اور ان بیان کردہ تعلیمات کا موجودہ توراۃ سے موازنہ کیا جائے۔ ایسی احادیث جن میں توراۃ کی کسی بات کا حوالہ دیا گیا ہے امام احمد بن حنبل کی کتاب "الزہد" میں بھی نقل کی گئی ہیں انہیں احادیث کا مطالعہ اس مختصر مقالہ میں کیا گیا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ: اہل کتاب اور مسلمانوں کے دینی ادب کے موازنہ کے حوالے سے جو سابقہ تحقیقات زیادہ تر قرآن کو موضوع سخن بناتی ہیں۔ قرآن کے حوالے سے بھی جو کام ہوا ہے وہ خاص توراۃ کو مد نظر رکھ کر نہیں کیا گیا بلکہ عمومی نوعیت کا ہے جس میں کہیں مکمل بائبل کے ساتھ موازنہ ہے یاں عمومی طور پر یہودی مذہب کو قرآن کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ فضل الٰہی اصغر نے اپنی کتاب "**بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں**" میں ان باتوں کا تذکرہ ہے جو بائبل اور قرآن میں مشترک ہیں[2] اسی طرح عبد الرشید قادری نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ "**زبور کا تحقیقی جائزہ اور قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ**" میں زبور کے مضامین کا قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ کیا ہے۔[3] اسی طرح ایاز خان نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ "**اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن حکیم کی روشنی میں**" میں اناجیل اربعہ کے چنیدہ مضامین کا قرآن کی روشنی میں جائزہ پیش کیا ہے[4] اعجاز نقوی نے قرآن پاک اور پاک بائبل کے مضامین کا موازنہ اپنی کتاب میں کیا ہے اور دونوں کی مشترکہ اور اختلافی تعلیمات کو اجاگر کیا ہے۔[5] محمد علی حسن نے قرآن پاک کی ان باتوں کو موضوع تحقیق بنایا ہے جن میں قرآن پاک نے بائبل کے مضامین کے برعکس حقائق بیان کیے ہیں۔[6] خصوصی طور پر تورات کے حوالے سے اگر کوئی تحقیقی کام ہوا بھی ہے تو ایک تو وہ جزوی ہے یعنی مکمل توراۃ کے حوالے سے نہیں ہے دوسرا وہ خاص احادیث کے حوالے سے نہیں بلکہ عمومی نوعیت کا ہے۔ مزید یہ کہ وہ توراۃ کی قرآن و حدیث میں بیان کردہ باتوں کی تحقیق نہیں بلکہ توراۃ کی بیان کردہ باتوں کا عمومی تجزیہ ہے قرآن کی روشنی میں۔ کچھ محققین نے خصوصی طور پر توراۃ کو بھی موضوع تحقیق بنایا ہے لیکن وہ مکمل توراۃ کی بجائے جزوی کام ہے جیسا کہ صدیق شاکر نے اپنے مقالہ میں توراۃ کی کتاب احبار کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ پیش کیا ہے۔[7] اسی طرح آصف ہزاروی صاحب نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ میں توراۃ کی پہلی کتاب کے قرآن کے مضامین کے ساتھ موازنہ کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے[8] یہ تمام تحقیقی مقالہ جات اور کتب قرآن کے حوالے سے لکھے گئے ہیں احادیث کے ساتھ موازنہ و مقارنہ کے حوالے سے بھی اگرچہ کام ہوا ہے لیکن وہ بہت تھوڑا ہے جیسا کہ محمد حسین میمن نے اپنی کتاب میں صحیح بخاری اور بائبل کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔[9]

درج بالا جائزے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگرچہ اہل کتاب کی دینی کتب پر کافی تحقیقی کام ہوا ہے جس میں تقابلی نوعیت کا کام بھی شامل ہے لیکن اکثر تحقیق میں موازنہ قرآن کے ساتھ کیا گیا ہے احادیث کے ساتھ نہیں۔ دوسری بات یہ کہ خاص توراۃ کے حوالے سے تحقیق نہیں ہوئی عمومی طور پر بائبل پر بحث ہوئی ہے۔ جو کتب خاص توراۃ کے حوالے سے ہیں وہ مکمل توراۃ کی بجائے اس کی کسی ایک کتاب کا احاطہ کرتی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ کہ بائبل یا اس کے کسی حصے کی تعلیمات کا تقابل کیا گیا ہے قرآن یا حدیث کے ساتھ یا ان کی تعلیمات کا جائزہ قرآن یا کتب احادیث کی روشنی میں لیا گیا ہے لیکن بائبل یا اس کے کسی ایک حصے کی وہ باتیں اور تعلیمات جن کو قرآن اور احادیث میں ان کتب کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے ان کی تحقیق پر کوئی کام ابھی تک سامنے نہیں آیا۔ لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ خاص طور پر احادیث کی کتابوں میں جہاں کہیں توراۃ یا بائبل کی کسی کتاب سے اقتباس دیا گیا ہے اس کی تحقیق کی جائے اور موجودہ توراۃ کے ساتھ اس کا تقابل کیا جائے۔

تحقیق کے اہداف و مقاصد: اس موضوع پر تحقیق کے درج ذیل اہداف و مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں

ا۔ مسلمانوں کے ہاں مطالعہ مذاہب کی روایت کی ابتدا اور اس کے تاریخی ارتقا کے بارے میں معلومات کا حصول۔

۲۔ مسلمانوں کے مطالعہ مذاہب کے طریقہ کار اور اس کی ثقاہت کا تجزیہ۔

۳۔ اسرائیلی روایات کے مصادر کا علم

۴۔ شریعت محمدی ﷺ اور شریعت موسوی کے مشترکات کا اظہار۔

۵۔ سابقہ آسمانی کتب کو بطور تائید پیش کرنے کے حوالے سے صحابہ اور تابعین کے منہج سے آگاہی۔

طریقہ تحقیق: اس مقالہ میں کتاب الزہد کی ان احادیث پر تحقیق کی گئی ہے جن میں توراۃ کے کسی حکم کو بیان کیا گیا ہے۔ البتہ وہ احادیث جن میں عمومی طور پر یہودیت کے حوالے سے کوئی بات یا توراۃ کے حوالے کے بغیر یہودیت کی تاریخ سے متعلقہ کوئی بات بیان کی گئی ہے ان کو شامل تحقیق نہیں کیا گیا۔ طریقہ تحقیق یہ کہ وہ تمام روایات جن میں توراۃ کی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے ان کو اکٹھا کرنے کے بعد ان کی صحت اور ضعف کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ اور ان روایات میں بیان کردہ بات کا موازنہ موجودہ توراۃ سے کیا گیا ہے۔ اس سارے تحقیقی عمل میں بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ تحقیق کو استعمال کیا گیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی مد نظر رہے کہ بعض احادیث میں اور خود یہودیوں کے ہاں بھی توراۃ کا لفظ عہد نامہ قدیم کی تمام کتب کے لئے استعمال ہوا ہے اس لئے احادیث میں بیان کردہ بات اگر اسفار خمسہ میں نہیں ملی تو عہد نامہ قدیم کی باقی کتب میں بھی اس کو تلاش کیا گیا ہے۔

حدیث کے بیانات اور موجودہ توراۃ سے ان کا موازنہ: ذیل میں ترتیب کے ساتھ وہ احادیث بیان کی جاتی ہیں جن میں توراۃ کی کسی بات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ پہلے حدیث نقل کی جائے گی اور اس کی سند پر بحث کی جائے گی جس سے اس کی استنادی حیثیت واضح ہو گی۔ اور پھر اس روایت میں بیان کردہ بات کو موجودہ توراۃ سے بیان کیا جائے گا۔ اگر وہ بات موجودہ توراۃ میں سے مل نہیں سکی تو اس کا اظہار بھی کر دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا: يَا ابْنَ آدَمَ، تَذْكُرُنِي بِلِسَانِكَ، وَتَنْسَانِي، وَتَدْعُو إِلَيَّ، وَتَفِرُّ مِنِّي، وَأَرْزُقُكَ، وَتَعْبُدُ غَيْرِي [10] قتادہ فرماتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہے اے ابن آدم تو زبان سے مجھے یاد کرتا ہے لیکن مجھے بھول جاتا ہے تو میری طرف بلاتا ہے اور خود مجھ سے بھاگتا ہے تجھے رزق میں دیتا ہوں اور تو عبادت دوسروں کی کرتا ہے۔

اس کے رواۃ صحیحین کے رواۃ ہیں اور ثقہ ہیں۔ اس روایت کا پہلا حصہ عہد نامہ قدیم میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے "یہ امت اپنے منہ سے میری طرف نزدیک آتی ہے اور اپنے ہونٹوں سے میری توقیر کرتی ہے مگر ان کا دل مجھ سے دور ہے "[11] اسی طرح کا مضمون عہد نامہ قدیم کی کتاب مزامیر میں بھی ہے [12] اس روایت کا دوسرا حصہ بھی توراۃ کے مطالعہ سے ہمارے سامنے آتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے

بارے میں توراۃ کی کتاب تثنیۂ میں لکھا ہے "یعقوب نے کھایا اور سیر ہوا۔ یشرون شہیم ہوا اور لاتیں مارنے لگا۔ شحیم اور لحیم اور جسیم ہوا۔ اپنے خالق خدا کو چھوڑ دیا۔ اور اپنی نجات کی چٹان کو حقیر جانا۔ اجنبی معبودوں سے اسے غیرت دلائی۔" [13] یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کرنے کے باوجود خالق کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ شرک کا ارتکاب کیا۔ اس روایت میں توراۃ کے حوالے سے دو باتیں بیان کی گئی ہیں اور وہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم کی کتب میں موجود ہیں اگرچہ ان کے الفاظ مختلف ہیں البتہ مفہوم وہی ہے۔

حدیث نمبر2: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الْغَلَابِيُّ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ مِنْ قَيْسٍ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ «اشْكُرْ لِمَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَأَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ» [14] حکمت میں لکھا ہے جو آپ پر احسان کرے اس کا شکریہ ادا کرو اور جو قدر دانی کرے اس پر احسان کرو

اس کی سند صحیح ہے۔ اس میں کتب حکمت کا لفظ ہے جبکہ المجالسۃ کی ایک روایت میں یہی روایت توراۃ کے حوالہ سے مذکور ہے "حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا: اشْكُرْ لِمَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ، وَأَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ" [15]

اس کے رواۃ بھی ثقہ ہیں۔ اس روایت میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ جو آپ کے ساتھ نیکی کرے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور دوسری بات یہ کہ جو آپ کی نیکی کو قدر کی نگاہ سے دیکھے اس کے ساتھ احسان کرنا چاہیے۔ احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنے والی بات توراۃ میں اس پیرائے میں موجود ہے کہ بنی اسرائیل کو مصر کے لوگوں سے اس بنیاد پر حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ بنی اسرائیل وہاں ان کے ہاں مقیم رہے جیسا کہ درج ذیل عبارت؛ "تو کسی مصری سے نفرت نہ کرنا کیونکہ تو اس کے ملک میں مسافر رہا" [16] عہد نامہ قدیم کی ایک دوسری کتاب میں یہ حکم درج ہے کہ جو تمہاری ضمانت دے اس کے احسان کو فراموش نہ کر کیونکہ مشکل وقت میں ضمانت دینے والا بھی نعمت دینے والے کی طرح ہے اس حکم کے الفاظ یوں ہیں "ضامن کی مہربانی فراموش نہ کر کیونکہ اس نے تیری خاطر اپنی جان ہتھیلی پر رکھی۔" [17]

اس روایت کا دوسرا حصہ جس میں ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم ہے جو قدر دانی کرنے والا ہو یہ بات کچھ اس انداز میں بیان ہوئی ہے "اگر تو نیکی کرتا ہے تو معلوم کر کہ کس کے ساتھ کرتا ہے تو تیری نیکی پسندیدہ ہوگی۔ راستکار کے ساتھ نیکی کر تو تجھے اجر ملے گا اگر اس کی طرف سے نہیں تو ضرور حق تعالیٰ کی طرف سے" [18] مزید یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "مغرور آدمی کو کچھ نہ دے اس کے ہاتھ میں جنگ کے ہتھیار نہ دے ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں تیرے خلاف استعمال کرے" [19]

اس روایت میں بیان کردہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم میں موجود ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس روایت کی ایک سند سے توراۃ کے الفاظ منقول ہیں جبکہ دوسری سند میں کتب حکمت کے الفاظ ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں یہ باہم مترادف الفاظ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ اور کتب حکمت کو بھی توراۃ کہ دیا جاتا تھا۔ مزید یہ کہ اس روایت میں بیان کردہ باتیں یشوع بن سیراخ کی کتاب

میں موجود ہیں جو کہ کیتھولک بائبل کا حصہ ہے پروٹسٹنٹ بائبل کا نہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں بائبل کے جو نسخے مستعمل تھے وہ کیتھولک بائبل کے زیادہ قریب تھے۔

حدیث نمبر3:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَخْبَرَنَا غَوْثُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: "إِنِّي وَجَدْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَرْبَعَةَ أَسْطُرٍ مُتَوَالِيَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ: مَنْ قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَظَنَّ أَنْ لَنْ يُغْفَرَ لَهُ، فَهُوَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ، وَمَنْ شَكَا مُصِيبَتَهُ فَإِنَّمَا شَكَا رَبَّهُ، وَالثَّالِثُ: مَنْ حَزِنَ عَلَى مَا فِي يَدَيْ غَيْرِهِ فَقَدْ سَخِطَ قَضَاءَ رَبِّهِ، الرَّابِعُ: مَنْ تَضَعْضَعَ لِغَنِيٍّ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ [20] وهب بن منبہ فرماتے ہیں میں نے توراۃ میں چار متواتر سطریں دیکھیں ایک یہ کہ جو اللہ عزوجل کی کتاب پڑھنے کے بعد بھی یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے گناہ معاف نہیں فرمائیں گے تو وہ اللہ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں میں سے ہے اور جو مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ گویا اللہ کی شکایت کرتا ہے اور تیسری یہ کہ جو دوسروں کی نعمتوں پر رنجیدہ ہوتا ہے وہ اللہ کی تقسیم پر ناراضی کا اظہار کرتا ہے اور چوتھی بات یہ کہ جو کسی مالدار کے سامنے عاجزی کرتا ہے اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے

یہ سند عبداللہ بن صفوان کی وجہ سے ضعیف ہے [21] لیکن یہ روایت حلیۃ الأولیاء میں درج ذیل سند سے بھی مروی ہے "حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ [22]، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَوْفِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَا: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ [23]، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ [24] **یہ سند صحیح ہے**

یہ شعب الایمان میں بھی صحیح سند سے مروی ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ , نَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ , نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجُرَشِيُّ [25], نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ , نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ , عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مَعْقِلٍ , قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ

[26] یہ سند صحیح ہے

یہ روایت الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ الزھد میں ہی فرقد سے بھی منقول ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا لیکن اس میں وہ صرف تین چیزیں بیان کرتے ہیں "حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ فَرْقَدًا السِّنْجِيَّ، [27] يَقُولُ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ «مَنْ أَصْبَحَ حَزِينًا عَلَى الدُّنْيَا أَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ جَالَسَ غَنِيًّا فَتَضَعْضَعَ لَهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ، وَمَنْ أَصَابَهُ مُصِيبَةٌ فَشَكَاهَا لِلنَّاسِ فَإِنَّمَا يَشْكُو رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [28]

فرقد بن یعقوب کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے احمد بن حنبل اور دار قطنی نے ضعیف اور ابن معین نے ثقہ کہا ہے [29] لیکن یہ بات چونکہ ان کا ذاتی مطالعہ ہے کسی سے روایت نہیں کی گئی اس لئے مقبول ہے ان شاء اللہ تعالی۔ اس روایت میں بیان کردہ چیزیں موجودہ عہد نامہ قدیم سے نہیں مل سکیں۔

حدیث نمبر 4:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَخْبَرَنَا غَوْثُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ بْنِ كَلْبِيٍّ، مِنَ الْأَبْنَاءِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ وُجِدَ فِي بَعْضِ كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: "إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنِ اسْتَعَانَ بِأَمْوَالِ الْفُقَرَاءِ، جَعَلْتُ عَاقِبَتَهُ الْفَقْرَ، وَأَيُّمَا دَارٍ بُنِيَتْ بِقُوَّةِ الضُّعَفَاءِ جَعَلْتُ عَاقِبَتَهَا الْخَرَابُ[30] وھب بن منبہ سے روایت ہے کہ انبیاء کی بعض کتب میں موجود ہے کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جو غریبوں کے مال کو لیتا ہے میں اس کا انجام غریبی بنا دیتا ہوں اور جو گھر کمزوروں کی قوت استعمال کر کے بنایا جائے میں اس کا انجام خرابی کو بنا دیتا ہوں

اس کی سند بھی گذشتہ حدیث والی ہے جس میں عبد اللہ بن صفوان ضعیف ہے یہ روایت حلیۃ الأولیاء میں بھی الفاظ کے معمولی فرق سے مروی ہے جس میں توراۃ کا واضح تذکرہ ہے "حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُنَادَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَا: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ بْنَ مَعْقِلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ، يَقُولُ: "قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ: أَيُّمَا دَارٍ بُنِيَتْ بِقُوَّةِ الضُّعَفَاءِ جَعَلْتُ عَاقِبَتَهَا الْخَرَابَ، وَأَيُّمَا مَالٍ جُمِعَ مِنْ غَيْرِ حِلٍّ جَعَلْتُ عَاقِبَتَهُ الْفَقْرَ[31]

اس کی سند سابقہ حدیث والی ہے۔ اس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جو کسی کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے مفت مزدوری کرواتا ہے اللہ تعالی اس کے گھر کو تباہ کر دیتے ہیں اور جو حرام مال جمع کرتا ہے اس کا مقدر مال کی تباہی اور فقیری ہوتی ہے یہ مضمون ارمیاء کی کتاب میں اس طرح بیان ہوا ہے "واویلا اس پر جو اپنے گھر کو بے انصافی سے اور اپنے بالا خانے کو بغیر راستی کے بناتا ہے اور اپنے ہمسائے سے بلا اجرت خدمت کرواتا ہے اور اس کے کام کی مزدوری اسے نہیں دیتا۔"[32] اس طرح اس روایت میں بیان کردہ دوسری بات عہد نامہ قدیم کی کتاب ایوب میں موجود ہے۔ "شریر کا حصہ خدا کے نزدیک یہی ہے اور ظالم کا بخرہ بھی جو وہ قادر مطلق سے پائے گا اگر اس کے بچے بہت ہیں وہ تلوار کے لئے ہیں اور اس کی اولاد روٹی سے سیر نہ ہو گی۔۔۔ اگر وہ مٹی کی طرح چاندی کا ڈھیر لگائے اور گارے کی طرح کپڑے تیار کرے۔ وہ بے شک تیار کرے مگر صادق اسے پہنے گا اور معصوم اس کی چاندی بانٹ لے گا اس نے مکڑی کی طرح اپنا گھر بنایا۔۔۔ وہ آنکھیں کھولے گا اور کچھ نہیں پائے گا دہشتیں اسے سیلاب کی طرح پکڑ لیں گی اور رات کا بگولا اسے لے جائے گا۔"[33] یعنی حرام طریقے سے جمع کیا گیا مال انسان کے کام نہیں آئے گا بلکہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس طرح اس روایت میں نقل کردہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم میں موجود ہیں۔ اس روایت کی ایک سند میں کتب انبیاء کا لفظ ہے جبکہ دوسری سند میں توراۃ کا لفظ کا ہے اس کا مطلب ہے کہ لفظ توراۃ پورے عہد نامہ قدیم کے لئے استعمال ہوتا تھا اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ توراۃ کے حوالے سے نقل کردہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم کی دوسری کتب میں موجود ہیں۔

حدیث نمبر 5:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ، بُنَيَّ، لِتَكُنْ كَلِمَتُكَ طَيِّبَةً، وَلْيَكُنْ وَجْهُكَ بَسِيطًا، تَكُنْ أَحَبَّ إِلَى النَّاسِ مِمَّنْ يُعْطِيهِمُ الْعَطَاءَ وَقَالَ:

مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ، أَوْ فِي التَّوْرَاةِ: الرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ وَقَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: كَمَا تَرْحَمُونَ تُرْحَمُونَ، وَكَمَا تَزْرَعُونَ تَحْصُدُونَ، وَقَالَ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: أَحِبَّ خَلِيلَكَ، وَخَلِيلَ أَبِيكَ[34] عروہ بن زبیر کہتے ہیں حکمت میں لکھا ہے کہ تمہاری بات اچھی ہو اور تیرا چہرہ کشادہ ہو تو لوگوں کے لئے مال دینے والوں سے زیادہ محبوب ہو جائے گا۔ اور حکمت میں یا توراۃ میں لکھا ہے نرمی حکمت کی بنیاد ہے اور توراۃ میں لکھا ہے تم جس طرح رحم کروگے تم پر رحم کیا جائے گا۔ اور جس طرح کھیتی کروگے اسی طرح کی فصل حاصل کروگے۔ اور اپنے دوست اور اپنے باپ کے دوست سے محبت کرو۔

اس میں محمد بن خازم ابو معاویہ ضریر اگرچہ ثقہ ہیں لیکن مدلس ہیں اور اعمش کے علاوہ ان کی احادیث کو امام احمد نے مضطرب قرار دیا ہے اور عقیدہ ارجاء کے قائل تھے[35] لیکن مصنف ابن ابی شیبہ میں ان کی متابعت عبدۃ بن سلیمان اور عبد اللہ بن نمیر نے کی ہے اس میں بھی توراۃ کے حوالے سے ان باتوں کا تذکرہ ہے[36] اور امام وکیع نے بھی اپنی کتاب الزھد میں یہی باتیں ھشام بن عروہ سے توراۃ کے حوالے سے بیان کی ہیں[37] اس روایت کے پہلے حصہ میں بیان کردہ بات الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس طرح بیان ہوئی ہے "بیٹا احسان کے ساتھ ملامت نہ کر اور عطیہ کو درشت گوئی سے برباد نہ کر۔ کیا اوس گرمی کو ٹھنڈا نہیں کرتی؟ ایسے ہی اچھی بات عطیہ سے افضل ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کلام عطیہ سے افضل ہے اور وہ دونوں راستکار آدمی کے پاس ہیں۔"[38]

توراۃ میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ اگر کوئی شخص لوگوں پر رحم کرتا ہے تو اللہ تعالی اس پر برکتیں نازل فرماتے ہیں جیسا کہ کتاب تثنیۂ کی یہ عبارت "جو مسافر اور یتیم اور بیوہ عورتیں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہیں وہ آئیں اور کھائیں اور سیر ہوں تاکہ تیرا خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھوں کے ان سب کاموں میں جو تو کرتا ہے تجھے برکت بخشے۔"[39] یہی مضمون کتاب تثنیۂ کے پندرھویں باب کی آیت نمبر دس میں بھی ہے ایک جگہ اس طرح مذکور ہے کہ جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا وہ مغفرت کا حقدار نہیں "وہ اپنے ہم جنس انسان پر رحم نہیں کرتا تو اپنے گناہوں کی معافی کیونکر مانگتا ہے؟"[40] انسان جیسا سلوک لوگوں سے کرتا ہے اس سے بھی ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے اور جس طرح کا بیج بوتا ہے اسے اسی طرح کا پھل نصیب ہوتا ہے اس طرح کا مضمون عہد نامہ قدیم کی کتاب ایوب میں بیان ہوا ہے "جو بدی کا ہل چلاتے ہیں اور رنج کا بیج بوتے ہیں وہ اسی کو کاٹتے ہیں۔"[41] اور آخری حصہ کتاب امثال میں مذکور ہے "اپنے دوست اور اپنے باپ کے دوست کو ترک نہ کر۔"[42]

اس طرح اس روایت میں مذکور تمام باتیں موجودہ عہد نامہ قدیم کی کتب میں الفاظ کے فرق کے ساتھ موجود ہیں سوائے اس بات کے کہ نرمی حکمت کی بنیاد ہے اس مفہوم کی کوئی بات مطالعہ میں نہیں آسکی۔

حدیث نمبر 6:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: «لَا تَخُنِ الْخَائِنَ؛ خِيَانَتُهُ تَكْفِيهِ[43] عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حکمت میں لکھا ہے کہ خائن سے خیانت نہ کرو اسکو اس کی خیانت کافی ہے

اس کی سند پچھلی روایت والی ہے اس میں بھی مصنف ابن ابی شیبہ میں وکیع نے ابو معاویہ کی متابعت کی ہے اور اس میں توراۃ کا تذکرہ ہے[44]

اس مفہوم کی کوئی بات نہیں ملی۔

حدیث نمبر7:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِيهِ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ أَنَّ مِنَ الْكِبْرِ، أَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلَا يُجِيبَهُ وَيُقْسِمَ بِحَيَاتِهِ فَلَا يَبَرَّهُ وَيَأْتِيَهُ بِالطَّعَامِ فَيَقُولَ لَيْسَ بِطَيِّبٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى طَعَامٍ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَهُ [45] ابن وھب سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ یہ تکبر ہے کہ آدمی کو اس کا بھائی بلائے اور وہ نہ جائے اور وہ اسے زندگی کی قسم دے اور وہ پورا نہ کرے اور وہ اس کے پاس کھانا لائے اور وہ کہے کہ یہ اچھا نہیں ہے اور جس نے کھانا کھا کر اللہ کا تعریف کی اس نے کھانے کا شکر ادا کر دیا۔

اس میں سفیان بن وکیع بن الجراح ہے جس کے کاتب نے اس کی احادیث میں تبدیلی کی اور اس نے اسی طرح بیان کر دیا اس لئے اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے [46] ابن وھب کے بیٹے کی یہاں تعیین نہیں ہے ان کے دونوں بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن ان سے روایت کرتے ہیں اور دونوں کو ابن حجر نے مقبول کہا ہے۔ یہ روایت اسی سند سے حلیۃ الاولیاء میں بھی ہے۔ اس روایت میں بیان کردہ باتیں بھی عہد نامہ قدیم کی کسی کتاب سے نہیں مل سکیں۔

حدیث نمبر8:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: " مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: مَنْ كَانَ لَهُ جَارٌ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي فَلَمْ يَنْهَهُ فَهُوَ شَرِيكُهُ [47] مالک بن دینار کہتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ اگر کسی کا ہمسایہ گناہ کرے اور وہ اسے منع نہ کرے تو وہ بھی اس کا شریک ہے

اس کی سند صحیح ہے۔ یہ حکم حزقیال نبی کی کتاب میں عمومی پیرائے میں مذکور ہے کہ اگر کوئی برائی کرنے والے کو منع نہیں کرتا تو وہ بھی مجرم ہے لیکن اگر وہ اس کو برائی کی ممانعت سے آگاہ کر دیتا ہے لیکن وہ پھر بھی گناہ پر اصرار کرے تو یہ بتانے والا ذمہ دار نہ ہو گا" پس جب میں نے شریر سے کہا اے شریر آدمی تو ضرور مرے گا۔ اور تو نے اس شریر کو اس کی روش سے آگاہ کرنے کے لئے بات نہ کی تو وہ شریر اپنی بدی کے سبب مر جائے گا۔ مگر میں اس کا خون تیرے ہاتھ سے طلب کروں گا۔ لیکن اگر تو نے شریر کو اس کی روش سے آگاہ کر دیا کہ وہ اس سے توبہ کرے۔ اور اس نے اپنی روش سے توبہ نہ کی تو وہ اپنی بدی کے سبب مر جائے گا۔ لیکن تو نے اپنی جان کو بچا لیا ہے۔" [48] ہمسائے کے تذکرے کے بغیر یہ حکم موجود ہے کہ اگر کوئی دوسرے کو برائی سے منع نہیں کرتا تو وہ بھی اس کے گناہ کی وجہ سے سزا کا حقدار ہے۔

حدیث نمبر9:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ [49]، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وُهَيْبٌ الْمَكِّيُّ قَالَ: " بَلَغَنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ، أَوْ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: يَا ابْنَ آدَمَ، اذْكُرْنِي إِذَا غَضِبْتَ، أَذْكُرْكَ إِذَا غَضِبْتُ، فَلَا أَمْحَقُكَ مَعَ مَنْ أَمْحَقُ، فَإِذَا ظُلِمْتَ فَارْضَ بِنُصْرَتِي لَكَ، فَإِنَّ نُصْرَتِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ نُصْرَتِكَ نَفْسَكَ [50] وھیب مکی کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ توراۃ یا بعض کتب میں لکھا ہے کہ اے ابن آدم تو غصے میں مجھے یاد رکھ میں تجھے غصے کے وقت یاد

رکھوں گا اور میں تجھے نہیں مٹاؤں گا جب دوسروں کو مٹاؤں گا۔ اور جب تجھ پر ظلم ہو تو میری مدد پر راضی ہو کیونکہ وہ تیرے لئے تیری مدد سے بہتر ہے

اس کی سند صحیح ہے۔ اس روایت میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ اگر انسان اپنے غصے پر کنٹرول کرتا ہے تو اللہ تعالی بھی اس پر رحم فرماتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ ظلم کے مقابلے میں انسان کو اللہ تعالی کی مدد پر یقین رکھنا چاہئے ان میں سے پہلی بات کچھ اس انداز میں ملتی ہے

اپنے ہمسائے کو اس کا ظلم معاف کر پس جب تو دعا کرے گا تو تیرے گناہ بھی مٹائے جائیں گے [51]

یعنی جب کسی کے ظلم کرنے کی وجہ سے تمہیں غصہ آئے تو صبر کر تا کہ جب تو گناہ کرے تو اللہ تعالی تجھے غضب میں آکر ہلاک نہ کریں بلکہ تجھے معاف کریں۔ دوسری بات بھی اسی کتاب میں اس طرح درج ہے۔ طاقتور کی ڈھال اور نیزہ کی نسبت وہ تیرے دشمن کے مقابلے میں تیرے لئے بہتر لڑے گا [52] یعنی انسان کو دوسرے لوگوں کی طاقت کے مقابلے میں اپنے رب پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اپنی طاقت کے مقابلے میں اللہ پر بھروسہ کرنا تو اور زیادہ ضروری ہے۔

حدیث نمبر10:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: "بَلَغَنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: ابْنَ آدَمَ، حَرِّكْ يَدَيْكَ أَفْتَحْ لَكَ بَابًا مِنَ الرِّزْقِ، وَأَطِعْنِي فِيمَا أَمَرْتُكَ، فَمَا أَعْلَمَنِي بِمَا يُصْلِحُكَ [53]

ولید کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ اے ابن آدم اپنے ہاتھ کو حرکت دے میں تجھ پر رزق کے دروازے کھول دوں گا اور میرے حکموں کی اطاعت کر مجھ سے بڑھ کر تیری مصلحت کو جانتا ہے

اس میں ولید بن عمرو بن ساج ضعیف ہے [54] یہی روایت اور سابقہ روایت طبرانی کی مکارم الاخلاق میں وہب بن منبہ سے بھی مروی ہے [55] اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں سوائے ضحاک بن زید الاھوازی کے جو سندوں کو بدل دیا کرتے تھے اسلئے ان سے احتجاج نہیں کیا جاتا [56] اس روایت میں بھی دو باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ انسان کو حکم ہے کہ تم محنت کرو میں تمہارے لئے رزق کے دروازے کھول دوں گا اور دوسری بات یہ کہ جو اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو وہ چیز عطا کرتے ہیں جو اس کے لئے بہتر ہو کیونکہ وہ انسان کی مصلحت کو بہتر جاننے والا ہے۔ محنت کی وجہ سے رزق میں اضافہ ہونے کی بات کتاب امثال میں اس طرح مذکور ہے "جو اپنی زمین پر کاشتکاری کرتا ہے وہ روٹی سے سیر ہو گا پر جو کاہلوں کی تقلید کرتا ہے وہ خالی رہے گا۔" [57] اسی طرح کتاب امثال میں ہی ایک دوسری جگہ محنت کو رزق کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ "انسان اپنے منہ کے پھل کے ذریعے سے سیر ہو گا اور آدمی کے ہاتھوں کے کام کا بدلہ اسے دیا جائے گا۔" [58] درج بالا نصوص میں تو محنت کرنے کو رزق میں اضافے کا سبب بیان کیا گیا ہے لیکن اس مضمون کو ایک اور انداز میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو محنت نہیں کرتا اس کا انجام رزق میں کمی ہو گا۔ "سستی نیند میں غرق کرتی ہے اور کاہل آدمی بھوکا رہے

گا۔"[59] اس روایت میں بیان کردہ دوسری بات کہ اطاعت خداوندی سے انسان کو خدا کی مصلحت حاصل ہوتی ہے درج ذیل انداز میں بیان ہوئی ہے۔ "اپنے ذخیرے کو حق تعالی کے حکموں کے مطابق استعمال کر تو وہ سونے سے زیادہ تجھے نفع دے گا۔"[60] "خداوند کی فرمانبرداری بڑی عزت ہے اور ایام کی درازی اس سے حاصل ہوتی ہے۔"[61] "پس میرے قوانین اور قضاؤں پر عمل کرو تو تم زمین پر امن سے رہو گے اور زمین تمہیں اپنا پھل دے گی اور تم پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔"[62] ان تینوں نصوص میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو اطاعت خداوندی کا التزام کرتا ہے اللہ تعالی اس کو رحمتوں اور برکتوں سے نوازتے ہیں۔ اس طرح اس روایت میں بیان کردہ دونوں باتیں موجودہ عہد نامہ قدیم میں موجود ہیں۔

حدیث نمبر 11:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا، يُحَدِّثُ عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ، قَالَ فِي التَّوْرَاةِ أَوْ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: «السَّمَاءُ تَبْكِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً بُكَاءً حَزِينًا[63] خالد الربعی کہتے ہیں کہ توراۃ یا بعض کتب میں ہے کہ آسمان عمر بن عبد العزیز کے غم میں چالیس سال تک روتا رہا

اس میں خالد بن باب الربعی ضعیف ہے[64] ھشام بن حسان مدلس اور ارسال کرنے والا ہے[65] عمر کی تعیین نہیں ہو سکی ابن معین کے اساتذہ میں ابو حفص عمر بن عبد الرحمن بن قیس اور عمر بن عبید الطنافسی دونوں ثقہ ہیں۔ یہ روایت حلیۃ الاولیاء میں بھی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ جَبَلَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ

یہ سند ھشام تک صحیح ہے تمام رواۃ ثقہ ہیں۔ اس روایت میں بیان کردہ بات عہد نامہ قدیم کی کسی کتاب سے نہیں مل سکی

حدیث نمبر 12:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَارِثِ[66]، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ[67]، عَنْ بَيَانٍ[68] قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا: «ابْنَ آدَمَ كِسْرَةٌ تَكْفِيكَ، وَخِرْقَةٌ تُوَارِيكَ، وَجُحْرٌ يُؤْوِيكَ[69] اے ابن آدم روٹی کا ایک ٹکڑا تجھے کافی ہے اور ایک کپڑا جو تجھے ڈھانپ لے اور ایک سوراخ جہاں تو رہ سکے

اس میں بیان بن حکم مجہول ہے[70] باقی رواۃ ثقہ ہیں۔ درج بالا بات ان الفاظ میں موجود ہے "زندگی کے لئے ضروری چیزیں پانی اور روٹی اور لباس ہیں۔ اور شائستہ پردگی کے لئے مکان بھی۔"[71] یعنی اس روایت میں بیان کردہ باتیں انہیں الفاظ کے ساتھ آج بھی عہد نامہ قدیم کی کتاب یشوع بن سیراخ میں موجود ہیں۔

نتائج وحاصلات: مذکورہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج تحقیق سامنے آتے ہیں

مسلمانوں کے ہاں لفظ توراۃ کا استعمال: درج بالا بحث سے پتہ چلا کہ کتاب الزہد میں 12 احادیث ہیں جن میں توراۃ کے حوالے سے کوئی بات بیان ہوئی ہے۔ ان میں سے 4 احادیث میں توراۃ کی بجائے حکمت کا لفظ ہے یعنی یہ بیان ہوا ہے کہ یہ بات کتب حکمت میں لکھی ہوئی ہے لیکن ان احادیث کے دوسرے طرق میں جن کا حوالہ دے دیا گیا ہے توراۃ کا لفظ ذکر ہوا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں توراۃ

حکمت کے لفظ کے ساتھ۔ اسی طرح کچھ روایات کی ایک سند میں کتب انبیاء کا لفظ اور دوسری سند میں توراۃ کا لفظ ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں لفظ بھی مترادفات کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

2۔ کچھ احادیث ایسی ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ یہ بات توراۃ یا انبیاء کی کتب میں لکھی ہوئی ہے۔ اور پھر یہ بیان کردہ باتیں عہد نامہ قدیم کی دیگر کتب سے ملی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتداء میں مسلمانوں کے ہاں پورے یہودی مذہبی ادب کے لئے توراۃ کا لفظ استعمال کر لیا جاتا تھا۔

مسلمانوں کے ہاں اہل کتاب کے دینی ادب کے مطالعہ کی روایت: ان 12 احادیث میں سے 9 سند کے اعتبار سے قابل قبول ہیں جبکہ تین ضعیف سند سے بیان ہوئی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ محدثین نے شرعی احکام کو محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ مطالعہ ادیان سے متعلقہ روایات پر بھی خصوصی توجہ کا اہتمام کیا ہے۔ ان 12 میں سے 9 احادیث ایسی ہیں جن کو امام احمد بن حنبل کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب میں دیگر راویوں سے بیان کیا ہے کچھ کو بیان کرنے والے راوی دو سے بھی زیادہ ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں پہلی صدی سے ہی اہل کتاب کے دینی ادب کے مطالعہ کا رواج ہو گیا تھا۔ اور بہت سارے لوگ اس روایت کا حصہ تھے۔

ان احادیث میں توراۃ کی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے تین طرح کے الفاظ ہمیں ملتے ہیں کچھ روایات میں تو یہ الفاظ ہیں " قرأت فی التوراۃ" جس کا مطلب ہے کہ توراۃ کا براہ راست مطالعہ کیا گیا ہے۔ کچھ روایات میں "مکتوب فی التوراۃ" کے الفاظ ہیں جزم کے ساتھ اس بات کو بیان کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ راوی نے خود یہ بات توراۃ میں پڑھی ہے۔ تیسری طرح کی روایات وہ ہیں جن میں "بَلَغَنِي أَنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا" یا اس سے ملتے جلتے الفاظ بیان ہوئے ہیں یہ دراصل اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ راوی نے یہ بات خود توراۃ میں نہیں پڑھی بلکہ کسی ایسے شخص سے سنی ہے جو اس کے نزدیک معتبر ہے۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر ان کو کسی یہودی یا عیسائی سے حاصل ہوئی جس کا اس نے حوالہ دینا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ عمومی رویہ حدیث کے راویوں کا یہ رہا ہے کہ وہ جس سے روایت کرتے ہیں اس کا تذکرہ کرتے ہیں یعنی توراۃ کے بارے میں مسلمانوں کی معلومات کا ایک مصدر ان کے ساتھ رہنے والے اہل کتاب بھی تھے۔

عہد نامہ قدیم کے مستعمل نسخے: ان روایت میں جو باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں ان میں سے بہت سی باتیں عہد نامہ عتیق کی کتاب یشوع بن سیراخ سے ملی ہیں۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ عہد نامہ قدیم کی یہ کتاب پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی بائبل میں شامل نہیں وہ اس کو مستند نہیں سمجھتے جبکہ کیتھولک عیسائیوں کی بائبل میں یہ کتاب الہامی کتاب کی حیثیت سے موجود ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے پاس عہد نامہ قدیم کے جو نسخے مستعمل تھے وہ کیتھولک بائبل کے قریب تر تھے۔

مسلم مطالعہ توراۃ کی تحقیقی حیثیت: ان احادیث میں کل 26 باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں جن میں سے 16 باتیں کسی نہ کسی شکل میں موجودہ توراۃ میں موجود ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں توراۃ کے مطالعہ کی روایت کافی بہتر تھی اور اس کو آگے منتقل کرنے کا انداز بھی مستند ہے۔

جو سولہ باتیں عہد نامہ قدیم سے ملی ہیں ان میں سے چودہ باتیں ان احادیث میں بیان ہوئی ہیں جو سند کے اعتبار سے مقبول ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی کسی روایت کی سند بہتر ہے اتنا ہی اس میں منقول باتوں کے عہد نامہ قدیم سے ملنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اس سے علم حدیث کی ثقاہت کا علم ہوتا ہے۔ یہ ایک لحاظ سے ان روایات کی ثقاہت کی خارجی شہادت بھی ہے۔

مصادر و مراجع:

کلام مقدس(پاکستان بائبل سوسائٹی:لاہور،2011)

احمد بن حنبل،الزھد(دار الکتب العلمیۃ:بیروت،لبنان،1999)

الدینوری،احمد بن مروان، المجالسۃ وجواہر العلم (دار ابن حزم:بیروت،1419ھ)

ابن حجر،احمد بن علی،لسان المیزان(دائرۃ البشائر الاسلامیہ،2002)

اصبہانی،ابو نعیم احمد بن عبداللہ، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء(دار السعادۃ:مصر،1974

البیہقی،ابو بکر احمد بن حسین،شعب الایمان (مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع:الریاض،2003

الذھبی،شمس الدین احمد بن محمد،تاریخ الإسلام (دار لغرب الاسلامی،2003

أبو بکر بن أبي شیبۃ،المصنف في الأحادیث والآثار(مکتبۃ الرشد،:الریاض،1409ھ)

وکیع بن الجراح، الزھد لوکیع(مکتبۃ الدار،:المدینۃ المنورۃ،1984

الذھبی،شمس الدین محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء،(موسسۃ الرسالۃ:1985

طبرانی،سلیمان بن أحمد،مکارم الأخلاق(دار الکتب العلمیۃ،بیروت،لبنان،1989

أبو الفداء زین الدین قاسم بن قُطْلُوْبَغَا، الثقات ممن لم یقع في الکتب الستۃ(مرکز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامیۃ:صنعاء،الیمن

العسقلاني،أبو الفضل أحمد بن علي، طبقات المدلسین تعریف اھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس(مکتبۃ المنار:عمان،1983

فضل الٰہی اصغر،**بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں**(مکتبہ دار الخلد:لاہور،2011

ادری،عبد الرشید،**زبور کا تحقیقی جائزہ اور قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ**(پی ایچ ڈی مقالہ: جامعہ پنجاب،۲۰۰۰ء)

خان،محمد ایاز،**اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن حکیم کی روشنی میں**(پی ایچ ڈی مقالہ: بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ۲۰۰۰ء)

محمد صدیق شاکر،**سفر الاحبار کا تحقیقی مطالعہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں**(جامعہ پنجاب،۱۹۹۶ء)

محمد آصف ہزاروی،**توراۃ کی کتاب پیدائش کا قرآن کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ**

میمن،محمد حسین، صحیح بخاری اور بائبل ایک تقابلی جائزہ(ادارہ تحفظ حدیث فاونڈیشن:کراچی،2016)

Ejaz Naqvi ,**The Quran With or Against the Bible?(I** Univers:Bloomington,2012)

Muhammad Ali Hassan ,**The disagreement of the Quran with the Hebrew Bible(** Dar Al- kotob Al-Ilmiyah: Beirut 2004)

حوالہ جات:

[1] He is a very prominent scholar of Hadith and Islamic Jurisprudence. He wrote many books and died in 855 AD in Baghdad.

[2] فضل الٰہی اصغر، **بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں**(مکتبہ دارالخلد:لاہور، 2011)

[3] **قادری، عبدالرشید، زبور کا تحقیقی جائزہ اور قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ**(پی ایچ ڈی مقالہ: جامعہ پنجاب، ۲۰۰۰ء)

[4] **خان، محمد ایاز، اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن حکیم کی روشنی میں**(پی ایچ ڈی مقالہ: بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ۲۰۰۰ء)

[5] Ejaz Naqvi ,**The Quran With or Against the Bible?(I** Univers:Bloomington,2012)

[6] Muhammad Ali Hassan **,The disagreement of the Quran with the Hebrew Bible(** Dar Al- kotob Al-Ilmiyah: Beirut 2004)

[7] محمد صدیق شاکر، **سفر الاحبار کا تحقیقی مطالعہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں**(جامعہ پنجاب، ۱۹۹۶ء)

[8] محمد آصف ہزاروی، **توراۃ کی کتاب پیدائش کا قرآن کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ**

[9] میمن، محمد حسین، صحیح بخاری اور بائبل ایک تقابلی جائزہ(ادارہ تحفظ حدیث فاونڈیشن: کراچی، 2016)

[10] احمد بن حنبل، الزھد(دارالکتب العلمیۃ: بیروت، لبنان، 1999)ص، 88

[11] اشعیا13:29

[12] مزامیر78:36-38

[13] تثنیۂ شرع32:15-16

[14] احمد بن حنبل، الزھد(دارالکتب العلمیۃ: بیروت: لبنان، 1999)ص، 298

[15] الدینوری، احمد بن مروان، المجالسۃ وجواھر العلم(دار ابن حزم: بیروت، 1419ھ)ج4، ص337

[16] تثنیۂ7:23

[17] یشوع بن سیراخ19:29

[18] **یشوع بن سیراخ12:1-2**

[19] یشوع بن سیراخ6:12

[20] احمد بن حنبل، الزھد(دارالکتب العلمیۃ: بیروت، لبنان، 1999)ص، 71

[21] ابن حجر، احمد بن علی، لسان المیزان (دائرالبشائرالاسلامی:2002)ج4ص503

[22] عَبْد اللَّه بْن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مِهْران الأصبهاني، أبو محمد

[23] إِسْمَاعِيل بن عبد الكريم بن معقل بن منبه

[24] اصبہانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء(دارالسعادۃ: مصر، 1974)ج4، ص38

[25] محمد بن عَمْرو بن النضر، أبو علي الحرشي النَّيْسَابُوري

[26] البیہقی، ابوبکر احمد بن حسین، شعب الایمان(مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع: الریاض، 2003)ج12، ص373

[27] فرقد بن یعقوب السبخی

[28] الزھد،ص265

[29] الذھبی، شمس الدین احمد بن محمد، تاریخ الإسلام (دار لغرب الاسلام:2003)ج3،ص480

[30] الزہد،ص83

[31] حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء،ج4،ص38

ارمیاء13:22[32]

[33] ایوب13:27-20

[34] الزھد44

[35] تاریخ الاسلام،ج4،ص1269

[36] أبو بكر بن أبي شيبة،المصنف في الأحاديث والآثار (مکتبۃ الرشد:الریاض،1409ھ)ج5،ص307،215،212،209۔

[37] وکیع بن الجراح،الزهد لوكيع،(مكتبة الدار:المدينة المنورة،1984)ص735،776،809۔

[38] یشوع بن سیر اخ15:18

[39] تثنیۂ شرع29:14

یشوع بن سیر اخ4:28[40]

[41] ایوب8:4

[42] امثال10:27

[43] الزھد88

[44] مصنف ابن ابی شیبہ،ج4،ص539

[45] الزہد،ص302

[46] الذھبی، شمس الدین محمد بن احمد،سیر اعلام النبلاء(موسسۃ الرسالۃ:1985)ج12،ص152

[47] الزھد86

[48] حزقیال8:33

حَجَّاجُ بنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ المِصِّيْصِيُّ [49]

[50] الزھد45

[51] یشوع بن سیر اخ2:28

[52] یشوع بن سیر اخ16:29-17

[53] الزھد71

[54] تاریخ الاسلام،ج4،ص763

55 طبرانی، سلیمان بن أحمد، مکارم الأخلاق (دار الکتب العلمیۃ: بیروت، لبنان، 1989) ص325۔

56 لسان المیزان، ج 4، ص 337۔

57 امثال 11:12

58 امثال 14:12

59 امثال 15:19

60 یشوع بن سیراخ 14:29

61 یشوع بن سیراخ 38:23

62 احبار 18:25-19

63 الزھد 245

64 أبو الفداء زین الدین قاسم بن قُطلُوبَغَا، الثقات ممن لم یقع في الکتب الستة (مرکز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامیة: صنعاء، الیمن) ج4، ص 91۔

65 العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي، طبقات المدلسین تعریف اهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس (مکتبة المنار: عمان، 1983) 47

66 بشر بن الحارث بن عبد الرحمن بن عطاء

67 خَالِدُ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ یَزِیْدَ

68 بیان بن بشر الأحمسی البجلی

69 الزھد 14

70 لسان المیزان، ج2، ص373۔

71 یشوع بن سیرخ 27:29

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.